بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8؍مارچ 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت قیس بن محصن انصاری صحابی تھے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو زریق سے تھا۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔

دوسرے صحابی ہیں حضرت جبیر بن ایاز۔ یہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے ان کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو زریق سے تھا۔ احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نعوذ باللہ کسی یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر ہو گیا تھا اور روایات میں آتا ہے کہ کنگھی اور بالوں پر وہ جادو کر کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں ان کو وہاں سے نکالا۔ صحیح بخاری کی شرح فتح الباری میں ہے کہ وہ کنگھی اور بال حضرت جبیر بن ایاس نے کنوئیں سے نکالے تھے اور ایک اور روایت کے مطابق حضرت قیس بن محصن نے نکالے تھے اس لئے ان دونوں صحابہ کا ذکر میں نے اکٹھا کیا ہے۔ ان میں سے کس نے یہ چیزیں نکالی تھیں یہ بات اتنی اہم نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی جادو کا اثر ہوا تھا؟ اس کی حقیقت کیا ہے اس بات پر ہمارا نقطہ نظر کیا ہے یہ ہمیں پتا ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیمار ہونا اور لوگوں کا یہ سمجھنا کہ آپ پر یہودیوں کی طرف سے جادو کیا گیا یہ واقعہ جن الفاظ میں روایت کیا گیا ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودیوں کی طرف سے جادو کیا گیا اور اس کا اثر یہاں تک ہوا کہ آپ بعض اوقات یہ سمجھتے تھے کہ آپ نے فلاں کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ ایک دن یا ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ میں نے مانگا تھا وہ اس نے مجھے دے دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہے جو آپ نے مانگا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ پھر وہ شخص جو میرے سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے پاؤں کے پاس بیٹھنے والے کو مخاطب کر کے کہا کہ اس شخص یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا تکلیف ہے؟ تو دوسرے نے جواب دیا کہ جادو کیا گیا ہے اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ لبید بن عاصم یہودی نے۔ تب پہلے نے کہا کہ کس چیز پر جادو کیا گیا ہے تو دوسرے نے جواب دیا کہ کنگھی اور سر کے بالوں پر جو کھجور کے خوشے کے اندر ہیں۔ پہلے نے پوچھا یہ چیزیں کہاں ہیں تو دوسرے نے کہا یہ ذی اروان کے کنوئیں میں ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد اپنے صحابہ سمیت اس کنوئیں پر تشریف لے گئے پھر واپس آئے تو فرمایا کہ اے عائشہ اللہ کی قسم کنوئیں کا پانی یوں معلوم ہوتا تھا جیسے مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں میں یہ رواج تھا کہ جب وہ کسی پر جادو ٹونہ کرتے تھے تو مہندی یا اس قسم کی کوئی اور چیز پانی میں ڈال دیتے تھے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ جادو کے زور سے پانی کو سرخ کیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس چیز کو جس

پر جادو کیا گیا تھا جلا کیوں نہیں دیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جب اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی تو میں نے ناپسند کیا کہ کوئی ایسی بات کروں جس سے شر کھڑا ہو اس لئے میں نے حکم دیا کہ ان اشیاء کو دفن کر دیا جائے چنانچہ ان کو دبا دیا گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے جہاں یہودیوں کے اس عناد کا پتا چلتا ہے جو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہاں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ان تمام باتوں کا علم دے دیا گیا جو یہودی آپ کے خلاف کر رہے تھے۔ پس آپ کو غیب کی باتوں کا معلوم ہو جانا اور یہودیوں کا اپنے مقصد میں ناکام رہنا آپ کے سچا رسول ہونے کی واضح اور بین دلیل ہے۔ بہر حال حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس طرح نتیجہ نکالا ہے وہی حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودیوں نے جو جادو کیا تھا اس کا کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ صرف بھولنے کی بیماری تھی اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودیوں کی اس کارروائی سے آگاہ فرما کر ظاہری طور پر ان کے اس خیال کو بھی ناکام کر دیا کہ انہوں نے آپ ﷺ پر جادو کیا ہے اور یہودی جو آپ کی بیماری کو دیکھ کر اپنے زعم میں یہ خوش ہو رہے تھے یا یہ مشہور کر دیا تھا کہ ہمارے جادو کا اثر ہے اس کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نعوذ باللہ ایک دفعہ ایک یہودی نسل منافق نے جس کا نام لبید بن عاصم تھا جادو کر دیا تھا اور یہ سحر اس طرح کیا گیا کہ ایک کنگھی میں بالوں کی گرہیں باندھ کر اور اس پر کچھ پڑھ کر اسے ایک کنوئیں میں دبا دیا گیا اور کہا جاتا ہے کہ آپ نعوذ باللہ اس سحر میں کافی عرصہ تک مبتلا رہے۔ آپ کو ان ایام میں بہت زیادہ نسیان رہنے لگا تھا۔ بسا اوقات آپ خیال کرتے کہ میں فلاں کام کر چکا ہوں مگر دراصل آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا یا بعض اوقات آپ یہ خیال فرماتے تھے کہ میں اپنی فلاں بیوی کے گھر ہو آیا ہوں مگر درحقیقت آپ اس کے گھر نہیں گئے ہوتے تھے۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ آپ پر اس فتنے کی حقیقت کھول دی۔ اس روایت کے گرد ایسے قصوں کا جال بُن دیا گیا ہے کہ اصل حقیقت کا پتا لگانا مشکل ہو گیا ہے اور اگر ان سب روایتوں کو قبول کیا جائے تو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اور مقدس وجود ایسا ثابت ہوتا ہے کہ گویا آپ ایک بہت کمزور طبیعت کے انسان تھے جسے کم از کم دنیا کے معاملات میں آپ کے بد باطن دشمن اپنی سحر کاری سے جس قالب میں چاہتے تھے ڈھال سکتے تھے اور یہ کہ وہ آپ کو اپنی ناپاک توجہ کا نشانہ بنا کر آپ کے دل و دماغ پر اس کا تصرف جمانا شروع کر دیتے تھے کہ نعوذ باللہ آپ اس سحر کے مقابل پر اپنے آپ کو بے بس پاتے تھے۔ اگر ان روایات کے متعلق معقولی اور منقولی طور پر غور کیا جائے اور روایات کی محققانہ چھان بین کی جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک مرض نسیان کا عارضہ تھا جو بعض وقتی تفکرات اور پیش آمدہ جسمانی ضعف کے نتیجہ میں آپ کو کچھ وقت کے لئے لاحق ہوا تھا جس سے بعض بدخواہ دشمنوں نے فائدہ اٹھا کر یہ مشہور کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے مگر خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت جلد صحت دے کر دشمنوں کے منہ کالے کر دیئے اور منافقوں کا جھوٹا پراپیگنڈہ خاک میں مل گیا۔

دنیا بھر میں شیطانی طاقتوں کا فاتح اعظم اور افضل الرسل جس سے بڑھ کر طاغوتی قوتوں کا سر کچلنے والا نہ آج تک پیدا ہوا اور نہ آئندہ ہو گا اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ ایک ذلیل یہودی زادے کے شیطانی سحر کا نشانہ بن گیا تھا عقل انسانی کا بدترین استعمال ہے یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا اور یہ صرف ہمارا دعویٰ ہی نہیں بلکہ خود سرور کائنات فداہ نفسی نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ اس کی وضاحت ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عائشہ نے حیران ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی کوئی شیطان لگا ہوا ہے آپ نے فرمایا ہاں مگر خدا نے مجھے شیطان پر غلبہ عطا فرمایا ہے حتی کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو چکا ہے۔ کیا اس واضح اور صریح ارشاد کے ہوتے

ہوئے یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ کسی یہودی منافق نے جو قرآن کی رو سے ایک مغضوب علیھم قوم بھی ہے اپنے شیطان کی مدد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بلند مرتبہ نبی پر جادو کر دیا ہوگا اور آپ اس جادو سے متاثر ہو کر مدتوں پریشان اور مغموم اور بیمار رہے؟ آپ لکھتے ہیں کہ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی حقیقت کیا ہے جو صحیح بخاری تک میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بیان ہوا ہے۔ سو اگر واقعہ کے سیاق وسباق اور یہودیوں اور منافقوں کے طور طریقوں کو مدّنظر رکھ کر غور کیا جائے تو اس واقعہ کی حقیقت کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں رہتا۔ سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہئے کہ اس مزعومہ سحر کا واقعہ صلح حدیبیہ کے بعد کا ہے۔ قریش کے روکنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کو بظاہر ناکام لوٹنا پڑا۔ یہ ظاہری ناکامی ایک ایسا بھاری صدمہ تھی کہ کافروں اور منافقوں نے مذاق اور طعن وتشنیع سے کام لینا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر اس کا کافی اثر تھا اور آپ کچھ عرصے تک بہت فکرمند رہے۔ ان وجوہات سے آپ کے اعصاب اور آپ کی قوت حافظہ پر کافی اثر پڑا ہوا تھا اور آپ کچھ عرصہ کے لئے مرض نسیان میں مبتلا ہو گئے تھے۔ جب یہودیوں اور منافقوں نے یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آجکل بیمار ہیں اور ضعف اعصاب اور ضعف دماغ کی وجہ سے آپ کو نسیان کا مرض لاحق ہے تو انہوں نے حسب عادت فتنے کی غرض سے یہ مشہور کرنا شروع کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے اور یہ کہ آپ کا یہ نسیان اسی جادو کا نتیجہ ہے اور انہوں نے اپنے قدیم طریق کے مطابق ظاہری علامت کے طور پر ایک کنوئیں کے اندر کسی کنگھی میں بالوں کی گرہیں وغیرہ باندھ کر اسے بھی دبا دیا۔

جب ان کے اس مزعومہ سحر کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے اس فتنہ کے سدّباب کے لئے خدا کے حضور دعا کی۔ چنانچہ خدا نے آپ کی مضطربانہ دعاؤں کو سنا اور رؤیا کے ذریعہ آپ پر اصل حقیقت کھول دی۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى یعنی نبیوں کے مقابل پر کوئی ساحر کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہوسکتا خواہ وہ کسی رنگ میں اور کسی جہت سے حملہ آور ہو۔ نیز فرمایا کہ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا کہ ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم محض ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو سحر زدہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حدیث کے الفاظ اور انداز بیان اور محاورہ عرب پر غور کرنے کے نتیجہ میں بخاری کی یہ روایت یقیناً حکایت عن الغیر کے رنگ میں سمجھی جائے گی۔ حکایت عن الغیر کا مطلب یہ ہے کہ بظاہر کلام کرنے والا اپنی طرف سے کلام کرتا ہے مگر حقیقتاً اس میں دوسرے کی بات بیان کی جاتی ہے۔ اس روایت کا ترجمہ یہ بنتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ دشمنوں نے مشہور کر دیا کہ آپ کو سحر کر دیا گیا ہے۔ حتی کہ ان ایام میں آپ بعض اوقات خیال فرماتے تھے کہ آپ نے فلاں کام کیا ہے حالانکہ درحقیقت نہیں کیا ہوتا تھا۔

آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا میں دکھایا کہ دو آدمی آپ کی تکلیف کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اس رؤیا سے آپؐ کو معلوم ہوا کہ کسی یہودی نے اپنے خیال میں آپ پر جادو کرنے کیلئے کوئی چیز کسی کنویں میں ڈال دی ہے۔ آپ صحابہ کے ساتھ اُس کنویں پر گئے اور اُسے بند کروا دیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے اس کنگھی وغیرہ کو باہر نکال کر پھینک کیوں نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا خدا نے مجھے محفوظ رکھا اور مجھے شفا دے دی تو پھر میں اسے باہر پھینک کر لوگوں میں ایک بری بات کا چرچا کیوں کرتا جس سے کمزور طبیعت کے لوگوں میں سحر کی طرف خواہ نخواہ توجہ پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہرحال اس خواب کی اصل غرض وغایت اس کے سوا کچھ نہیں تھی کہ جو چیز ان خبیثوں نے چھپا کر اس کنوئیں میں رکھی ہوئی تھی اور اس کے ذریعہ وہ اپنے ہم مشرب لوگوں کو دھوکہ دیتے تھے، اسے خدا اپنے رسول پر ظاہر کر دے تا کہ ان کے مزعومہ سحر کو ملیا میٹ کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان کے سحر کا آلہ سپرد خاک کر دیا گیا اور کنوئیں کو پاٹ دیا گیا اور بالواسطہ طور پر اس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا یہ فکر بھی کہ لوگ اس قسم کی شرارتیں کر کے سادہ مزاج لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، زائل ہو گیا اور یہ خدائی وعدہ بڑی آب وتاب

کے ساتھ پورا ہوا کہ لَا یُفۡلِحُ السّٰاحِرُ حَیۡثُ اَتٰی یعنی ایک ساحر خواہ کوئی سا طریقہ اختیار کرے وہ خدا کے ایک نبی کے مقابلے پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

بال آخر یہ سوال رہ جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا تعالیٰ کے ایک عالی شان نبی بلکہ افضل الرسل اور خاتم النبیین تھے، آپ کو نسیان کا عارضہ کیوں لاحق ہوا جو بظاہر فرائض نبوت کی ادائیگی میں رخنہ انداز ہو سکتا ہے تو اس اس کے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ ہر نبی کی دوہری حیثیت ہوتی ہے ایک پہلو کے لحاظ سے خدا کا نبی اور رسول ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ خدا کے کلام سے مشرف ہوتا ہے اور دینی امور میں اپنے متبعین کا استاد قرار پاتا ہے اور ان کے لئے اسوہ بنتا ہے اور دوسرے پہلو کے لحاظ سے وہ انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے اور تمام ان بشری لوازمات اور طبعی خطرات کے تابع ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر اس جگہ کسی کو یہ خیال گزرے کہ قرآن تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی یعنی ہم تجھے ایک ایسی تعلیم دیں گے جسے تو نہیں بھولے گا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وعدہ صرف قرآنی وحی کے متعلق ہے۔ عام روزمرہ کی باتوں اور دنیوی امور یا دینی اعمال کے ظاہری مراسم کے متعلق یہ وعدہ ہرگز نہیں ہے۔ پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھی عام اور وقتی نسیان ہو جاتا تھا اسی طرح صلح حدیبیہ کے بعد کچھ عرصہ کے لئے بیماری کے رنگ میں نسیان ہو گیا تھا۔ گزشتہ علما نے بھی اس کو عارضہ ہی لکھا ہے۔ جیسا کہ حدیث کے ان آخری الفاظ سے ظاہر ہے کہ اللہ نے مجھے شفاء دے دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آخر میں زمانے کے حکم اور عدل کے اس بارے میں ارشادات پڑھ دیتا ہوں جو سب وضاحتوں اور تشریحوں پر حاوی ہیں۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کافروں نے جو جادو کیا تھا اس کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت اقدس نے فرمایا کہ جادو بھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ رسولوں اور نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو کا کچھ اثر ہو سکے بلکہ ان کو دیکھ کر جادو بھاگ جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا یُفۡلِحُ السّٰاحِرُ حَیۡثُ اَتٰی۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر جادو غالب آ گیا۔ ہم اس کو کبھی نہیں مان سکتے۔ آنکھ بند کر کے بخاری اور مسلم کو مانتے جانا ہمارے مسلک کے برخلاف ہے۔ یہ تو عقل بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ ایسے عالی شان نبی پر جادو اثر کر گیا ہو۔ ایسی باتیں کہ کسی جادو کی تاثیر سے معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حافظہ جاتا رہا، یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا، کسی صورت میں صحیح نہیں ہو سکتیں۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جس معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء مسِ شیطان سے پاک سمجھتے آئے ہیں یہ ان کی شان میں ایسے ایسے الفاظ بولتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا الحمد للہ کہ ہم زمانے کے امام کو مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو بھی سمجھنے والے ہیں پہچاننے والے ہیں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 8th - March - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB